اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کے لیے صالح لوگوں کی دوستی اور صحبت اختیار کرنا

مصعب عمیر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وحی کی بنیاد پر حکمرانی کی غیر موجودگی کی وجہ سے دوستی اور لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، اپنے انداز اور اہمیت دونوں لحاظ سے کم ہو چکا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تعلقات متوقع مادی فوائد کی بنیاد پر تعمیر کیے جاتے ہیں، چاہے یہ فوائد مال و دولت سے متعلق ہوں یا دنیاوی اثر ورسوخ سے یا معاشرے میں بلند مقام سے۔ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے کے لیے اُس وقت تک ملتے جلتے اور اکٹھے وقت گزارتے ہیں جب تک ایک دوسرے سے مادی فوائد ملتے رہیں اور جیسے ہی ان فوائد کا سلسلہ منقطع ہوتا ہے ویسے ہی ملنا جلنا بند اور تعلق بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوسرے کے ساتھ جو وقت گزارا جاتا ہے اس کا مقصد دنیاوی فوائد کو سمیٹنے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنا ہوتا ہے جس سے مال کی محبت مزید بھڑکتی ہے۔ آخرت کی فکر اور تیاری کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ صحبت دنیاوی حصول کے گرد اس طرح گھومتی ہے جیسا کہ یہی سب کچھ ہے۔ دنیاوی فوائد کے حصول کے لیے بنائے گئے رشتے اور دوستیاں معاشرے کو پستی پر برقرار رکھتے ہیں اور یہ اسلام کی بنیاد پر استوار اعلیٰ معاشرتی معیار سے کوسوں دور ہے۔

یقیناً روز آخرت جب ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوں گے تو نافرمانی، گمراہی اور گناہ کی بنیاد پر قائم کی گئی دوستیاں ہمارے لیے انتہائی شرمندگی اور افسوس کا باعث ہوں گی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، يَوَيْلَتَا لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلاً – لَّقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَآءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَنُ لِلإِنْسَنِ خَذُولاً "ہائے شامت !کاش !میں نے فلاں شخص کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے نصیحت (کتاب) کے میرے پاس آنے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا۔ اور شیطان انسان کو وقت پر دغا دینے والا ہے "(الفرقان، 29-28-25:28)۔ یعنی وہ شخص اپنے دوست کو سچی ہدایت سے موڑ کر گمراہی کے راستے پر چلنے کی طرف رہنمائی کی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانیت کو خبردار کیا ہے کہ، الْأَخِلَّاءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ إِلَّا الْمُتَّقِينَ "(جو آپس میں) دوست (ہیں) اس روز ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ مگر پرہیزگار (کہ باہم دوست ہی رہیں گے)"(الزخرف 43:67)۔ یقیناً شیطان اور گناہگار کی دوستی اور صحبت کا پھل سب سے کڑوا ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ وقت گزارنے سے انسان کا نفس آلودہ ہی ہوتا ہے۔ ایک حاملِ دعوت جو ایسے شخص کو ہدایت کے رستے پر لانے کے لیے اس کے ساتھ وقت گزارتا ہے اسے بھی اس پہلو سے خبردار رہنا چاہئے۔

نبی آخر الزمان محمد ﷺ کو ان کے رب سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے حکم دیا گیا تھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی کے لیے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو اور ان لوگوں کی صحبت سے خبردار کیا جو دنیا کی چمک دمک اور نمود ونمائش کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطاً "اور جو لوگ صبح وشام اپنے پروردگار کو پکارتے اور اس کی خوشنودی کے طالب ہیں۔ ان کے ساتھ مل کر صبر کرتے رہیں۔ اور آپ کی نگاہیں ان میں (گزر کر کسی اور طرف) نہ دوڑیں کہ آپ آرائشِ دنیا کے خواستگار ہو جائیں۔ اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور وہ اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے اور اس کا کام حد سے بڑھ گیا ہے اس کا کہا کبھی نہ ماننا "(الکھف 18:28)۔ اس طرح اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ ان لوگوں کی صحبت اختیار کریں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو یاد کرتے ہیں، جو اس (اللہ) کے واحد و لاشریک ہونے کی گواہی دیتے ہیں، جو اس (اللہ) کی تعریف کرتے ہیں، جو اس (اللہ) کی شان و عظمت بیان کرتے ہیں، جو اس (اللہ) کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور دن رات صرف اس (اللہ) ہی کو پکارتے ہیں: اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے مخلص خدمتگار چاہے وہ امیر ہوں یا غریب، کمزور ہوں یا طاقتور۔ اس آیت کے متعلق امام مسلم نے اپنی صحیح میں بیان کیا کہ سعد بن ابی وقاصؓ نے فرمایا، كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ستة نفر ، فقال المشركون للنبي صلى الله عليه وسلم : اطرد هؤلاء لا يجترئون علينا! قال : وكنت أنا وابن مسعود ، ورجل من هذيل ، وبلال ورجلان نسيت اسميهما فوقع في نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء الله أن يقع . فحدث نفسه ، فأنزل الله عز وجل : (ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه "پیغمبر ﷺ کے ساتھ ہم چھ لوگوں کا گروہ موجود تھا۔ بت پرستوں نے محمد ﷺ سے کہا، 'ان لوگوں سے کہو کہ یہاں سے چلے جائیں تا کہ ان کی وجہ سے ہمیں غصہ نہ آئے'۔ وہاں میں، ابن مسعود، ھذیل کا ایک آدمی، بلال اور دو مزید لوگ تھے جن کا نام میں بھول گیا ہوں۔ آپ ﷺ کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا۔ آپ ﷺ نے دل ہی دل میں باتیں کیں، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: «وَلاَ تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ» 'مت ہٹائیں ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں اس کی رضامندی'(الآنعام: 52)"۔ یعنی دنیا کے پیچھے بھاگنے والے قریش نے رسول اللہ ﷺ سے مطالبہ کیا کہ ان کمزور لیکن نیک صحابہ: بلالؓ، عمارؓ، خبابؓ اور ابنِ مسعودؓ، کو خود سے دور کر دیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرنے سے منع کر دیا۔

جہاں تک اس آیت: ﴿وَلَا تَعۡدُ عَيۡنَاكَ عَنۡهُمۡ تُرِيدُ زِينَةَ ٱلۡحَيَوٰةِ ٱلدُّنۡيَا﴾ "اور تمہاری نگاہیں ان میں (گزر کر کسی اور طرف) نہ دوڑیں کہ تم آرائشِ زندگانی دنیا کے خواستگار ہو جاؤ" کا تعلق ہے تو ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ، ولا تجاوزهم إلى غيرهم: يعني: تطلب بدلهم أصحاب الشرف والثروة "دوسروں کو ان پر ترجیح مت دو یعنی دولت مند اور اعلیٰ خاندانوں سے تعلق رکھنے والوں کو ان (نیک) لوگوں پر ترجیح مت دو"۔ لہٰذا اہل قوت اور اثر و رسوخ رکھنے والے لوگوں میں سے مخلص افراد کو اپنے درمیان موجود ایسے کرپٹ لوگوں سے خبر دار رہنا چاہیے۔ انہیں ان لوگوں سے ملتے ہوئے ہوشیار رہنا چاہیے جو دولت اور رتبے کا لالچ دے کر انہیں آگ کے طرف بلائیں گے۔ انہیں قریش کی شرمناک مثال کی پیروی کبھی نہیں کرنی چاہئے جنہوں نے اُن نیک صحابہ کو ذلیل سمجھا جو اُنہیں سچائی کی راہ دیکھانا چاہتے تھے، کیونکہ وہ رتبے اور دولت کے لحاظ سے کمتر تھے، حالانکہ یہ صالح آخرت میں نیکی اور رتبے کی بلندیوں پر ہوں گے۔

وہ جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کے لیے واقعی پُرجوش ہیں اور جنت کی عظیم نعمتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں، وہ صالح لوگوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں اور ان کی زیادہ سے زیادہ صحبت اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ "آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے" (ابوداؤد، ترمذی)۔ ایک ایسے دور میں جب لوگ اپنے آپ میں مگن رہتے ہیں، یہ لوگ اپنے گھر والوں اور اپنے کام سے کچھ وقت نکال کر ان لوگوں کے ساتھ وقت گزارتے ہیں جن کے ساتھ ان کا محبت کا تعلق صرف اور صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی وجہ سے ہے، کیونکہ وہ یہ جانتے ہیں کہ یہ محبت جنت میں ان کے درجات کو بڑھا دے گی۔ بزار نے حسن اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن عمروؓ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مَنْ أَحَبَّ رَجُلا لِلَّهِ ، فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّكَ لِلَّهِ ، فَدَخَلا الْجَنَّةَ ، فَكَانَ الَّذِي أَحَبَّ أَرْفَعُ مَنْزِلَةً مِنَ الآخَرِ، الْحَقُّ بِالَّذِي أَحَبَّ لِلَّهِ "جو بھی کسی شخص سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہے اور کہتا ہے: میں تم سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں، اور پھر انہیں جنت میں داخل کر دیا جاتا ہے، تو وہ جس سے محبت کرتا تھا اگر اس کا درجہ اِس سے بلند ہو گا تو اِس کو بھی اُس شخص کے ساتھ ملا دیا جائے گا جس سے وہ محبت کرتا تھا"۔

آج کے سرمایہ دارانہ انفرادیت پسندی کے دور میں وہ لوگ جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل کرنا چاہتے ہیں انہیں آپس کی ملاقات میں ایک دوسرے کو اس بات کی یاد دہانی کرانی چاہیے کہ ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت میں اضافے کی ضرورت ہے۔ ربیع بن کعب نے بیان کیا، "ایک رات میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اور ان کے لیے پانی لایا، جو انہوں نے منگوایا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا، سَلْ "پوچھو (جو بھی پوچھنا چاہتے ہو)"۔ میں نے کہا، أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ "میں جنت میں آپ کا ساتھ چاہتا ہوں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا، أَوَغَيْرَ ذَلِكَ "اس کے علاوہ بھی کچھ چاہتے ہو"۔ میں نے کہا، هُوَ ذَاكَ "بس یہی چاہتا ہوں"۔ آپ ﷺ نے فرمایا، أَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ "تو عبادات اور سجدوں میں اضافے کے ذریعے اپنے اس مقصد کے حصول میں میری مدد کرو" (مسلم)۔ وہ لوگ جن کی نگاہیں آخرت پر جمی ہیں انہیں چاہیے کہ وہ نیک لوگوں کے ساتھ وقت گزاریں۔ ابو سعید خذریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، لا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِنًا، وَلا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ "صرف ایمان والوں کو اپنا دوست بناؤ اور صرف نیک آدمی ہی تمہارا کھانا کھائے" (ترمذی، ابوداؤد)۔ آج کے سرمایہ دارانہ دور میں جب صرف کاروبار اور تجارتی مفاد کے لیے ہی وقت نکالا جاتا ہے، تو ہمیں چاہیے کہ ہم بہترین تجارت کے حصول میں اپنا وقت لگائیں، آخرت میں ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں کے حصول کی تجارت۔ عبد اللہ بن عمروؓ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيرَانِ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں سے بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھی کے لیے بہتر ہو، اور اللہ کے نزدیک پڑوسیوں میں سے بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کے لیے بہتر ہو" (ترمذی)۔ نیک لوگوں کے ساتھ تھوڑے سے وقت کے لیے صحبت کو بھی ہمیں معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔ قتادہ نے حدیث روایت کی: میں نے انسؓ سے پوچھا، أَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم "کیا صحابہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ہاتھ ملانے کا رواج تھا؟"، انہوں نے کہا، "ہاں" (بخاری)۔ ہمیں چاہیے کہ جو وقت ہم اچھے لوگوں کی صحبت میں گزارتے ہیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں اور اس بات پر توجہ دیں کہ کوئی بھی اس سے محروم نہ رہے۔ عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، إِذَا كُنْتُمْ ثَلاثَةً فَلاَ يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزِنُهُ "جب تم تین آدمی ایک ساتھ ہو، تو دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو اکیلا چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے اسے دکھ اور رنج ہو گا" (ابن ماجہ)۔ ایک ایسے دور میں جب لوگوں کے پاس ایک دوسرے سے ملنے کے لیے وقت نہیں ہے اور وہ اپنی تسکین کے لیے صرف سوشل میڈیا پر پیغامات کا تبادلہ کر رہتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خاطر لوگوں سے براہِ راست روابط بنائیں۔

صحابہؓ کی اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے دوستی اور صحبت نے انہیں وہ بلندی عطا کی کہ وہ آنے والی تمام نسلوں میں سب سے بہترین کہلوائے گئے۔ صرف نبی کریم ﷺ کے صحابہؓ کی عادات کا بغور جائزہ لینا اور ان پر عمل کرنا ہی کافی ہے کیونکہ یہ وہ گروہ ہے جس کے ایمان اور صبر واطاعت کی وجہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس سے اپنی رضامندی کا اظہار قرآن میں فرمایا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا، وَالسَّـٰبِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَـٰجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَـٰنٍ رَّضِىَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا۟ عَنْهُ "جن لوگوں نے سبقت کی یعنی مہاجرین اور انصار۔ اور جنہوں نے اچھے طور پر ان کی پیروی کی اللہ ان سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں" (التوبہ 9:100)۔ اس آیت میں اللہ

سبحانہ و تعالیٰ بیان فرمارہے ہیں کہ اللہ مہاجرین وانصار سے راضی ہے اور ان سے بھی جنہوں نے ان کی احسن انداز میں پیروی کی، اور یہ کہ وہ اللہ سے راضی ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کا لطف کبھی ختم نہ ہوا۔

یقیناً یہ اسلام کی بنیاد پر دوستی ہی ہے جو امت کی سب سے بہترین نسل تیار کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ نے مدینہ میں اسلامی ریاست قائم کی۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہی تھے جنہوں نے نبوت کے نقشِ قدم پر پہلی خلافت راشدہ قائم کی۔ وہ لوگ جو دوسری بار نبوت کے نقشِ قدم پر خلافت قائم کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں ان کے لیے رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ کی دوستی میں کئی عظیم سبق ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **تَكُونُ النُّبُوَّةُ فِيكُمْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةٌ عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا عَاضًّا فَيَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَتَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَكُونَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا إِذَا شَاءَ أَنْ يَرْفَعَهَا ثُمَّ تَكُونُ خِلَافَةً عَلَى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ** "جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا تمہارے درمیان نبوت موجود رہے گی پھر اللہ اسے اٹھانا چاہئے گا تو اٹھالے گا پھر طریقہ نبوت پر گامزن خلافت ہو گی اور وہ بھی اس وقت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا، پھر موروثی حکومت ہو گی اور وہ بھی اس وقت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا، اس کے بعد ظلم کی حکومت ہو گی اور وہ بھی اس وقت رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہو گا پھر جب اللہ اسے اٹھانا چاہے گا تو اٹھالے گا پھر طریقہ نبوت پر گامزن خلافت آجائے گی پھر نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے" (احمد)۔

اس دور میں کہ جب کوئی نبی نہیں آئے گا، ہمیں یہ یاد رکھنا ہے کہ روز آخرت انبیاء ان لوگوں کو ستائش کی نگاہ سے دیکھیں گے جنہوں نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے دوستی کی تھی۔ حاکم نے اپنی مستدرک میں ابن عمرؓ سے روایت کیا اور کہا یہ روایت درست ہے اگرچہ اسے بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، **إن لله عباداً ليسوا بأنبياء ولا شهداء يغبطهم الشهداء والنبيون يوم القيامة لقربهم من الله تعالى ومجلسهم منه، فجثا أعرابي على ركبتيه فقال يا رسول الله صفهم لنا وحلّهم لنا قال: قوم من أفناء الناس من نزاع القبائل، تصادقوا في الله وتحابوا فيه، يضع الله عز وجل لهم يوم القيامة منابر من نور، يخاف الناس ولا يخافون، هم أولياء الله عز وجل الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون** "اللہ کے ایسے بندے ہیں جو نہ پیغمبر ہیں اور نہ ہی شہداء، لیکن روز آخرت شہداء اور پیغمبر ان کے درجات اور اللہ سے ان کی قربت پر حیرت وپسندیدگی کا اظہار کریں گے۔ پھر ایک بدو اپنے گھٹنوں پر بیٹھ گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے لیے ان کی وضاحت کریں اور انہیں بیان کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مختلف لوگوں میں سے ہوں گے اور اپنے قبیلوں سے جدا ہوئے ہوں گے۔ وہ اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے دوستی کریں گے اور اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ روزِ آخرت اللہ ان کے لیے نور کے منبر بنوائے گا جس پر وہ بیٹھیں گے۔ لوگوں کو اس دن خوف ہو گا مگر وہ بے خوف ہوں گے۔ وہ اللہ عزوجل کے دوست ہیں جنہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ ہی کوئی افسوس"۔ لسان العرب میں ہے کہ (حدیث میں موجود لفظ) **افناء** کا مطلب ہے: مختلف انواع کے ملے جلے لوگ۔

آئیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی خاطر دوستی کے ذریعے ایسے لیڈرز کی نسل تیار کریں جو صحابہؓ کی پیروی کرے۔ آج کے دور میں اہل قوت اور بااثر لوگ زبردست کرپشن اور دنیاوی کشش کا سامنا کر رہے ہیں۔ تو آئیں ہم سب اس بات کو یقینی بنائیں کہ ہم دین کو جاننے اور سمجھنے والوں کے ساتھ بیٹھنے کے لیے وقت نکالیں گے۔ ہم اس بات کو یقینی بنائیں کہ دنیاوی معاملات میں آگے نکلنے کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے کی بجائے ہماری آپس کی دوستی ہمیں اس بات کی طرف اُبھارے کہ ہم آخرت کے اعلیٰ درجات کے حصول کی دوڑ میں ایک دوسرے سے مقابلہ کریں: اسلام کا علم، اس علم پر عمل اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا کے حصول کے ذریعے۔ اور بہت جلد ہم یہ دیکھیں کہ بالآخر امت کے امور اس قیادت نے اپنے ہاتھوں میں لے لیے ہیں جس نے اپنی نگاہیں آخرت کی نعمتوں پر جمائی ہوئی ہیں، جو اللہ کے نازل کردہ کے مطابق حکمرانی کرتے ہیں اور ہمارے دین کے مخلص نگہبان ہیں۔

حزب التحریر کے مرکزی میڈیا آفس کے لیے لکھا گیا

مصعب عمیر - پاکستان